نقد و نظر

مجلّہ اسلامی تعلیم میں پہلے بھی فکرِ اقبال پر مقالات کثرت سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بعض قارئین نے ہم سے اس بات کا شکوہ بھی کیا ہے کہ اسلامی تعلیم اقبالیات کے لئے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ لیکن ایسے کیا کیا جائے کہ فکرِ اسلامی کی جدید تاریخ میں اقبال کے بعد اُن کے قد و قامت کا مفکّر دوبارہ پیدا نہیں ہوا جو جدّت ندرت اور تازگی اُن کے فکر میں پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے اور اُن کے بعد آنے والوں میں سے ہر ایک نے اُن کی فکر سے بھرپور استفادہ کرنے کے بعد ہی کوئی کام کی بات کی ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ دَور میں اسلامی فکر سے متعلق کوئی بھی بات کی جائے تو اس کا سرا کسی نہ کسی طرح اقبال سے ضرور جا ملتا ہے ایسی صورت میں کیا یہ بات مفید نہیں کہ اُن کے فکر کی مزید وضاحت کی جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اُن کی بات پہنچائی جائے ؟

زیرِ نظر شمارہ ایک اعتبار سے "اقبال نمبر" کی صورت اختیار کر گیا ہے کیونکہ اس میں شمولہ مضامین سے علامہ اقبالؒ کی مجموعی فکر کا ایک خلاصہ سامنے آجاتا ہے ایک مضمون "مقام مصطفےٰؐ۔ در دلِ اقبال" کے عنوان سے اس میں شامل ہے۔ جس سے سیرت رسولؐ کے بارے میں علامہ اقبال کے خیالات و جذبات کا ایک مختصر سا خاکہ سامنے آجاتا ہے۔ دوسرا مضمون جناب سید نذیر نیازی صاحب کے قلم سے خطبات اقبال کے بارے میں ہے جس سے علامہ اقبال کا فلسفیانہ موقف سمجھنے میں مدد ملتی ہے تیسرا مقالہ علّامہ اقبال کے تصوّر خودی کے بارے میں ہے جس میں پروفیسر منظور احسن عباسی نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ تصور خودی کی اسلامی اساس کو واضح کیا ہے۔ اسے ایک الگ پمفلٹ کی شکل بھی دی جا رہی ہے۔ ایک مضمون ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب کا ہے۔ جس میں آپ نے قومی زندگی علامہ اقبال کے مقام و مرتبہ کی اہمیّت کو واضح کیا ہے لیکن یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آپ علاّمہ اقبال کی فلسفیانہ کاوشوں کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں دیتے گویا ان کے خیال میں علامہ اقبال کا پیغام فقط ان کی شاعری تک محدود ہے۔ اس لحاظ سے سید نذیر نیازی صاحب کے مقالہ کے مخاطب دراصل وہی ہیں۔

(مدیر)